Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

Organ Transplantation: A Critical and Jurisprudential Analysis of the Arguments for and Against Its Permissibility in Islamic Law

اعضاء کی پیوندکاری: اسلامی فقہ میں جواز اور عدم جواز کے دلائل کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Dr. Hafiz Khalil Ahmad Qadri
PhD in Islamic Studies
College of Shariah & Islamic Sciences, Minhaj University, Lahore
Islamic Scholar and Educator
Teaching Dars-e-Niẓāmī syllabus at Jamia Hajveria since 1998
Email: docterkhalilahmed@gmail.com

Abstract

This research paper explores the complex issue of organ transplantation from the perspective of Islamic jurisprudence. The rapid advancements in medical science have raised significant ethical and legal questions for Muslim societies, particularly regarding the permissibility of transplanting human organs. This study critically examines classical and contemporary Islamic legal opinions, presenting the arguments of both proponents and opponents of organ donation and transplantation. Drawing upon Qur'anic verses, Hadith literature, and the jurisprudential principles of necessity (***ḍarūrah***), benefit (***maṣlaḥah***), and harm (***mafsadah***), the paper evaluates whether human organs can be considered personal property and whether they may be gifted, donated, or transplanted under Islamic law. It also investigates the moral status of deceased and living donors, the sanctity of the human body, and the broader implications for Islamic bioethics. The study concludes that under certain conditions—especially in cases of medical necessity and with proper ethical safeguards—organ transplantation may be deemed permissible by several Islamic legal schools, while others maintain strict reservations or reject it altogether. This research aims to provide a balanced and comprehensive overview to support ongoing scholarly dialogue and medical

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

practice in Muslim contexts.

Keywords: Organ Transplantation, Islamic Law, Qur'an, Hadith, Fiqh.

تمہید

یہ تحقیقی مقالہ اعضائے انسانی کی پیوند کاری کے مسئلے کو اسلامی فقہ کے تناظر میں جانچنے کی ایک علمی کاوش ہے۔ طب کے میدان میں حیرت انگیز ترقی نے جہاں انسانی زندگی کو سہولت فراہم کی ہے، وہیں اسلامی معاشروں میں شرعی و اخلاقی نوعیت کے نئے سوالات بھی پیدا کیے ہیں، جن میں اعضا کی پیوند کاری ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس تحقیق میں قرآن مجید، احادیثِ نبویہ، اور اصول فقہ جیسے ضرورت (الضرورۃ)، مصلحت اور مفسدہ جیسے تصورات کی روشنی میں ان دلائل کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے جو اعضا کی پیوند کاری کے جواز اور عدم جواز پر پیش کیے جاتے ہیں۔ مقالے میں یہ بھی زیرِ بحث آیا ہے کہ آیا انسانی اعضاء کسی کی ملکیت ہو سکتے ہیں؟ کیا انھیں عطیہ، ہبہ یا وصیت کے طور پر دیا جا سکتا ہے؟ تحقیق میں زندہ اور مردہ دونوں صورتوں میں اعضاء عطیہ کرنے کے اخلاقی و فقہی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مقالے کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض مخصوص حالات میں ـــــ خصوصاً طبّی ضرورت اور شرعی اصولوں کی رعایت کے ساتھ ـــــ اعضاء کی پیوند کاری کو بعض فقہی مکاتبِ فکر جائز قرار دیتے ہیں، جبکہ بعض فقہا اسے مطلقاً ناجائز سمجھتے ہیں۔ یہ مطالعہ اسلامی طب، اخلاقیات، اور جدید فقہی مباحث کے مابین مفاہمت کی راہ ہموار کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

تعارف

جدید علم الجراحت کی روز افزوں ترقی اور حیرت انگیز انکشافات نے جہاں دنیا کو بہت سے مہلک امراض سے نجات دینے اور زندگی کو خوش گوار بنانے کے طبّی اسباب فراہم کیے ہیں، وہیں اہل اسلام کے لیے طرح طرح کی مشکلات اور مسائل بھی لا کھڑے کیے ہیں انھیں میں سے ایک مسئلہ اعضاء کی پیوند کاری بھی ہے۔

اعضا کی پیوند کاری کا مطلب

کسی عضو بدن کے ناکارہ یا زیادہ بیمار ہو جانے کی صورت میں خود اسی شخص کے بدن کا کوئی عضو یا دوسرے شخص کا یا کسی جانور کا عضو کاٹ کر ناکارہ یا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

خراب عضو کی جگہ لگادینا۔

تاریخی تناظر:

اعضاء کی پیوند کاری کا باقاعدہ سلسلہ 1960ء سے شروع ہوا، اور اب روزافزوں ترقی پر ہے۔

پیوند کاری کا طریقہ

اعضاء کی پیوند کاری دو طرح سے ہوتی ہے۔

1. کسی انسان کا عضو دوسرے انسان کے عضو میں آپریشن کے ذریعہ جوڑا جاتا ہے۔
2. ایک انسان کا کوئی عضو اسی انسان کے دوسرے عضو میں آپریشن کی مدد سے جوڑا جاتا ہے۔

اقسام پیوند کاری

پیوند کاری کی دو قسمیں ہیں۔

قسم اول کی پیوند کاری درج ذیل اعضا میں ہوئی ہے۔

(۱) دل Heart
(۲) دماغ Brain
(۳) جگر Kidney
(۴) گردہ Liver
(۵) پھیپھڑا Lung
(۶) آنکھ Eye
(۷) پین کریاز Pancreas

دل:

حکیم اجمل خاں دل اور اس کے منافع کا تعارف ان الفاظ میں کرتے ہیں دل وہ عضو رئیس ہے۔ جس میں روح حیوانی رہتی ہے اور بقائے حیات کے لیے بذریعہ شریانوں کے خون کے ہمراہ تمام جسم میں پہنچتی ہے انسان اور دیگر حیوانات کی زندگی کا مدار اسی پر ہے دل کی شکل مثلث مخروطی ہے جو ایک

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

مخروطی شکل کے خلاف کے اندر ملفوف ہے۔

قلب کے معنی الٹے کے ہیں چوں کہ دل بھی سینے میں الٹاہی لگاہواہے یعنی اسکی جڑاوپر کواور نوک نیچے کو ہوتی ہے اس لیے اسکو قلب کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔[1]

حکیم ارسطو کا قول ہے۔

کہ دل ہی ایک عضوہے جو سب سے پہلے حرکت کرتاہے اور سب سے آخر میں اس کی حرکت بند ہو کر سکون میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی موت واقع ہو جاتی ہے دل کے زور سے سکڑنے پر ہی خون شرائیں میں جاکر تمام جسم کی پرورش کرتاہے۔[2]

دل کی پیوندکاری :

دل کی پیوندکاری میں اس امر کالحاظ ضروری طور پر کیا جاتاہے.

1. کہ مریض قلب کی عمر65سال یااس سے کم ہو۔
2. دل اس حد تک فیل ہو جائے کہ قابل علاج نہ رہے۔
3. نبض کی حرکت کاتوازن اس قدر بگڑ جائے کہ علاج سے اسکی اصلاح نہ ہو سکے۔
4. دل کے علاوہ باقی اعضا جیسے گردہ، جگر، پھیپھڑے سوفی صد درست ہوں۔
5. کوئی دماغی مرض نہ ہو۔
6. کینسر یاانفیکشن جسم میں کہیں بھی نہ ہو۔
7. خون کی رگیں بیماری سے پاک ہوں۔

دل کس کالگایاجاتاہے؟

جس کی عمر ساٹھ سال سے کم ہواسے بیماری دل کی کوئی شکایت نہ ہو دل کی ساری جانچ نارمل ہو اس کا بلڈ گروپ اور H.L.A (یعنی خون کے چھوٹے چھوٹے گروپ) مریض کے بلڈ گروپ اور H.L.A سے ملتا ہوٹی، سیل بھی ملتے ہیں۔ایڈز اور یرقان کے وائرس نہ ہوں۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

نتیجہ:

۸۶ فی صد آدمی پورے ایک سال تک زندہ رہے اور باقی ۱۴ فی صد آدمی مختلف وجوہات سے سال بھر کے اندر فوت ہو گئے۔

۸۷ فی صد مریض ۵ سال تک زندہ رہے اور بقیہ ۱۱ فی صد ۵ سال کے اندر ہی فوت ہوئے۔

دماغ:

دماغ اعضائے رئیسہ میں سے ایک ایسا عضو رئیس اور شریف ہے جس میں روح نفسانی رہتی ہے قوت نفسانی کا تصرف حواس ظاہری اور باطنی کے ذریعہ اسی عضو سے ہوتا ہے اسکی صحت و تندرستی پر زندگی کا بہت بڑا دارو مدار ہے۔

عقل کا خزانہ اسی عضو میں رکھا ہے جس کے ذریعہ ہم بڑے اور بھلے کام کا ارادہ کرتے ہیں۔ ہیں اپنے نفع و نقصان کو سمجھتے، دوست، دشمن کی شناخت کرتے ہیں برے اور بھلے کی تمیز کر سکتے ہیں

دماغ کی پیوندکاری :

دماغ کی پیوندکاری بھی وقت کی جاتی ہے جب دوسرے ضرورت مند شخص کو اپنا دماغ دینے والا آدمی اس دار فانی سے کوچ کر جاتا ہے جب آدمی کا دماغ اسے داغ مفارقت دینے لگتا ہے تو اسے ایکسڈنٹ سے مرنے والے کسی آدمی کا دماغ اسکی اجازت سے بعد موت لے کر لگایا جاتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لیے میت کے اعضاء میں چیڑ پھاڑ کرنا ہوگا جس سے میت کو تکلیف ہوگی اور یہ شرعاً جائز نہیں۔

آپریشن کے ذریعہ دماغ کی پیوندکاری کی کامیابی کی صرف امید کی جاسکتی ہے لیکن یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ مریض اس علاج کے ذریعہ شفا یاب بھی ہو جائیگا لہذا شفایابی کی ایک موہوم سی امید پر حرام شئی سے علاج کی اجازت نہ ہوگی۔

کامیابی کی شرح:

دماغ کی پیوندکاری ابھی ابتدائی مراحل میں ہے اور اسکی کامیابی کی شرح بھی بہت کم ہے یعنی صرف ۵ فی صد بقیہ 95 فیصد مریض موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

گردہ :

گردے غدودی شکل کے ٹھوس اور سرخ رنگ کے عضو ہیں جو تعداد میں دو ہوتے ہیں ایک داہنی طرف، دوسرا بائیں طرف گیارہویں پسلی کے نیچے پیٹ کی پچھلی طرف کمر میں واقع ہیں۔ گردے کا یہ کام بظاہر بہت اہم و قابل قدر نہیں ہے لیکن اسکی علالت بسااوقات موت کا پیغام ہوتی ہے۔

ڈاکٹر زبیر احمد صدیقی بیان کرتے ہیں :

کچھ بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے دونوں گردے خراب ہو جاتے ہیں اور کام کرنا بند کر دیتے ہیں اس وجہ سے انسانی جسم میں ایسے مادے اکٹھے ہونے لگتے ہیں۔ جو عموماً گردے کے ذریعہ خارج ہوا کرتے ہیں اس طرح یوریا کری اٹینن بڑھ جاتے ہیں اور ہائڈروجن سوڈیم، پوٹیشیم، کلورائڈر (H+Na+CL) کا بیلنس درہم برہم ہو جاتا ہے جس کے باعث آدمی کی موت واقع ہو جاتی ہے جس کے دونوں گردے خراب ہوں اسے کسی آدمی کا صرف ایک گردہ لگایا جاتا ہے۔

گردہ کس کا لگایا جاتا ہے؟

جسکا بلڈ گروپ اور دوسرے چھوٹے چھوٹے گروپ بیمار مریض سے مل جاتے ہیں گردہ دینے والے کا صرف ایک گردہ لیا جاتا ہے اس لیے دینے والے کا دونوں گردے ٹھیک ہونا ضروری ہے بچا ہوا ایک گردہ انسان کو زندہ رکھنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔

تمام گروپ ملنے کے باوجود بھی کچھ دوا دینی پڑتی ہے جو انسان کی دفاعی قوت کو کمزور کرتی ہے۔

پیوندکاری :

گردہ کی پیوندکاری اس طرح ہوتی ہے کہ دینے والے کا ایک گردہ بذریعہ آپریشن نکال کر مریض کو لگادیا جاتا ہے

جگر:

جگر اایک عضو رئیس اور معدن روح طبعی کا اور منبت غیر جہندہ رگوں کا ہے جو مرکب ہے گوشت اور دہ اور شرائین سے۔

جگر انسانی ہستی کے لیے وہ ضروری عضو رئیس ہے جس کے متعلق غذا اور تغذیہ کا فعل ہے جو کچھ ہم غذا کھاتے پیتے ہیں وہ پہلے معدہ میں پک کر ہضم

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

اول حاصل کرتی ہے جسکا نام کیلوس ہے۔

پیوند کاری :

جگر کی پیوند کاری صرف اس صورت میں کی جاتی ہے کہ جگر اپنا کام کرنا بند کر دے یا بہت کم کرے۔

اس صورت میں ایک مسلم میت کے عضو میں چیر پھاڑ سے کام لینا ہو گا جسکی شرعاً اجازت نہیں۔

پھیپھڑے :

پھیپھڑے تنفس کے خاص آلات ہیں جو تعداد میں دو ہوتے ہیں۔

پھیپھڑوں کی ساخت نرم اور متخلخل ہے۔ پھیپھڑوں کا وجود قدرت کی عجیب و غریب صنعتوں کا اعلیٰ نمونہ ہے چوں کہ فعل تنفس کے بغیر زندگی ایک تھوڑے وقت کے لیے بھی محال ہے۔

بقول سعدی علیہ الرحمہ:

ہر نفسی که میرود ممد حیات است.
وچوں برمی آید مفرح ذات

پس پھیپھڑے تنفس کے آلات ہیں جن کے ذریعہ ہم نہ صرف سانس ہی لیتے ہیں بلکہ اُس عضو رئیس کی جس کو قلب کہتے ہیں پھیپھڑے ایسے اعضا میں سے ہیں جو فضلات جسم کو خارج کرتے ہیں مگر ساتھ ہی ان کا یہ فعل ہے کہ وہ خون کو بھی صاف کرتے ہیں۔اس عضو کی پیوند کاری بھی کسی سے خیرات لے کر ہوتی ہے

کامیابی کی شرح:

آپریشن کے پہلے دو ماہ میں 26 فیصد موت ہو جاتی ہے بقیہ لوگ اپنی زندگی اپنی عمر کے حساب سے گزارتے ہیں۔

آنکھ :

انسان کی قوت مدرکہ کے لیے آنکھیں مثل جاسوس اول کے ہیں خالق زمین و آسمان نے عجیب و غریب صنعت کے ساتھ آنکھوں کو بنایا ہے مجمع النور

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

تک جس طرح باریک سے باریک چیزیں ان پردوں اور رطوبتوں کے ذریعہ پہنچتی ہیں ایک خدا کی قدرت کا کرشمہ ہیں۔

پیوندکاری :

آنکھ کی پیوندکاری میں چوں کہ کسی کی رضا سے اسکی وفات کے بعد آنکھ نکال کر دوسرے کے حلقہ چشم میں رکھ دی جاتی ہے اور اس کے لیے ایک مسلم میت کے عضو میں چیر پھاڑ لازمی ہے لہذا یہ بھی شرعاً ناجائز ہے۔

پین کریاز:

بناتا ہے ہیں کر بار یہ عضو انسولین بناتا ہے تاکہ شوگر کنٹرول میں رہے نیز یہ کچھ ایسے اجزا تیار کرتا ہے جو ہضم میں معاون ہوتے ہیں یہ عضو شوگر کے مرض میں تبدیل کیا جاتا ہے شوگر کی وجہ سے آنکھ و دماغ اور دیگر اعضا میں خرابیاں پیدا ہونے کی ہیں اس لیے پین کر یارز کی پیوندکاری درج بالا خرابیوں سے پہلے کی جاتی ہے۔

پیوندکاری :

پین کریاز کی پیوندکاری تین طرح سے ہوتی ہے۔

(1) صرف بین کر باز کی پیوندکار یہ ان مریضوں کے لیے ہے جن میں شوگر کے درج بالا اثرات پیدا نہیں ہوئے ہوتے ہیں۔

(2) گردے کی پیوندکاری کے بعد پین کریاز کی پیوندکاری۔ ایسا ان مریضوں میں کیا جاتا ہے جن میں شوگر کے اثرات گردے پر ظاہر ہو چکے ہوتے ہیں۔

(3) گردہ اور پین کر باز کی ایک ساتھ پیوندکاری ۔ پین کریاز دینے والے کی عمر ۵۵ سال سے کم ہونی چاہیے۔

قسم دوم کی پیوندکاری :

ایک آدمی کا کوئی عضو اسی آدمی کے دوسرے عضو کی جگہ لگانا۔ یہ بہت سے اعضا ہیں۔

(۱)ہاتھ ،پیرLINB (۲) ہڈی BONE(۳) سخت نس TENDONE(۴) رگ حس NERVE(۵) خون کی رگ VENOUS(۶)عضلہ پٹھا MUSCLE(۷)جلد SKIN(۸) بون میرو

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

ہاتھ، پیر :

ہاتھ اور پیر بھی بلا شبہ خدائے برتر و توانا کے عظیم انعامات سے ہیں اگر کسی کے یہ اعضا بے کار یا تباہ ہو جائیں تو وہ زندگی بھر مجبور محض رہے گا اگر ایکسیڈنٹ وغیرہ کی وجہ سے کسی کا کسی کا ہاتھ یا پیر کٹ کر علیحدہ ہو جائے تو اسے دوبارہ اسی انسان کے عضو میں جوڑ دیا جاتا ہے بشر طیکہ ڈاکٹر کے یہاں پہنچنے تک کٹے ہوئے عضو میں حیات باقی ہو یوں ہی آج کل اگر کسی کی انگلی یا کوئی اور عضو کٹ جائے تو اسے آپریشن کے ذریعہ دوبارہ جوڑ دیا جاتا ہے۔

ہڈی :

کبھی کبھی کسی ہڈی کی جگہ میں یا اس کے قریب ایسی بیماری، خاص کر کینسر ہو جاتا ہے تو اس ہڈی کو نکالنا ضروری ہوتا ہے اب اگر ہڈی جو نکالی گئی غیر ضروری ہے اور اس کے بغیر کام چال سکتا ہے تو پھر دوسری ہڈی نہیں لگائی جاتی اور اگر بغیر ہڈی کے کام نہیں چلتا ہے تو اسی انسان کی دوسری جگہ سے ہڈی نکال کر پہلی جگہ لگا دیتے ہیں

مثال :

آدمی کے جبڑے میں کینسر ہو جائے تو اس طرف کی ہڈی نکال کر دوسری جگہ کی ہڈی وہاں لگا دی جاتی ہے۔

نرو:

بغیر نرو سپلائی کے کسی عضو میں حرکت نہیں ہو سکتی اگر نرو ایکسیڈنٹ یا اور کوئی چوٹ وغیرہ سے ٹوٹ جائے تو لقوہ جسی حالت ہو جاتی ہے اس کے علاج کے لیے جسم سے ایسے نرو کاٹ لیے جاتے ہیں جو بہت ضروری نہیں ہوتے جیسے پیر کی نرو اور اسے چوٹ کی جگہ جوڑ دیا جاتا ہے۔

رگ خون:

دل کا دورہ اس وجہ سے پڑتا ہے کہ اسکی خون کی سپلائی کرنے والی نسیں بند ہو جاتی ہیں ایسے مریض جن میں بیماری اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ دوائیں کار گر نہیں ہوتیں تو یہ بند نسیں نکال کر ان کی جگہ پیر کی رگ سوفینس وین جوڑ دی جاتی ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

آیات قرآنی کی روشنی میں اعضاء کی پیوند کاری :

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۱)وَ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِؕ- وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًاؕ

ترجمہ: قسم ہے میں ضرور انہیں بہکادوں گااور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گااور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے-اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح ٹوٹے (کھلے نقصان) میں پڑا۔(النساء ۱۱۱: ۴)

(۲) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ-

ترجمہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔ (البقرہ۲۸۶ : ۲)

من جانب اللہ بندہ بقدر وسعت مکلف ضرورۃ ایک انسان کا عضو دوسرے انسان کے بدن میں لگانا جائز ہے۔

(۳) اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُوْلًا

ترجمہ: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔(الاسراء ۳۶ : ۱۷)

(۴) اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

ترجمہ: آج ہم ان کے مونہوں پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کیے کی گواہی دیں گے۔(یسین ۳۶: ۶۵)

حدیث مبارکہ:

ما أبين من الحي فهو ميتة

جو چیز زندہ سے جدا کی وہ مردار ہے[3]

بدائع الصنائع میں ہے

اذا انفصل استحق الدفن ككله

عضو انسانی جب جدا کر دیا جائے اسے دفن کر دیا جائے یہی اس کا حق ہے[۴]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

اعضاء کی پیوند کاری کی مختلف صورتیں

اعضاء کی پیوند کاری کی درج ذیل صورتیں ہیں۔

پہلی صورت:

انسانی عضو کے کٹ جانے یا تلف ہو جانے کی صورت میں کسی دھات۔

مثلاً:

سونا، چاندی سے مصنوعی عضو تیار کر کے جسم انسانی میں اسکی پیوند کاری کی جائے اور اس کمی کیتلافی کا سامان کیا جائے اسکی نظیر ہمیں عہد نبوی میں ملتی ہے اس لیے اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں۔

عن عبد الرحمن بن طرفة أن جده عرفجةبن اسعد قطع الفه يوم الطلاب فالخذألفا من ورق فأنتن عليه فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يتخذ أنها من ذهب.

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عرفجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انکے دادا عرفجہ بن اسعد رضی عنہ کی ناک جنگ کلاب والے دن کٹ گئی تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی پھر وہ بھی بدبودار ہو گئی پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حکم دیا کہ وہ سونے کی ناک بنالیں۔ (۵)

اس حدیث پاک سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ کسی دھات وغیرہ سے مصنوعی عضو تیار کر کے جسم انسانی میں اسکی پیوند کاری بالکل جائز و درست ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفجہ بن اسعد کو سونے کی ناک لگانے کا حکم نہ دیتے اور اس سے یہ بھی استفادہ ہوتا ہے کہ اس طرح کی سرجری بہر صورت جائز ہے گو اس سے مقصود جمال کو برقرار رکھنا ہو۔

دوسری صورت:

یہ ہے کہ جسم انسانی میں کسی حیوان کے عضو کو جوڑ دیا جائے اس میں یہ تفصیل ہے کہ حیوان اگر نجس العین نہیں ہے تو بعد ذبح شرعی اس کے اعضا کو کاٹ کر انسانی جسم میں اسکی سرجری کی جاسکتی ہے کہ ذبح شرعی کے بعد اس کے سارے اعضاء پاک ہو جاتے ہیں خواہ وہ عضو ہڈی ہو یا گوشت ہڈی سے علاج کے جواز کی تو عالمگیری میں صراحت ہے۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

قال محمد رحمه الله تعالى : ولا بائس بالتداوی بالعظم اذا كان عظم شاة أو بقرة أو بعير أو فرس أو غيره من الدواب الاعظم الخنزير والا دمی فانه يكره التداوی بهما[٦]

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا بکری، یا گائے یا انٹ یا گھوڑے وغیرہ کی ہڈی کیساتھ علاج کرنے میں حرج نہیں لیکن سور اور آدمی کی ہڈی سے علاج نہیں کر سکتے کیونکہ ان دونوں ہڈیوں سے علاج کرنا مکروہ ہے بعد ذبح ہڈی کے ساتھ گوشت بھی پاک ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ جانور ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم کہ ذبح سے نجس رطوبتیں جسم سے جدا ہو جاتی ہیں۔

تیسری صورت:

یہ ہے کہ ایک انسان کے ناکارہ عضو کی جگہ دوسرے انسان یا خود اسی انسان کے کسی عضو کی پیوند کاری کی جائے یہی صورت سب سے اہم ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔

I. ایک انسان کے عضو کی دوسرے انسان کے جسم میں پیوند کاری۔
II. انسان کے کسی عضو کی خود اسی کے جسم میں پیوند کاری۔

احکام صورت

پہلی صورت کا شرعی حکم:

گذشتہ تفصیلات سے واضح ہو گیا کہ دوسرے انسان کے لیے جسم انسانی میں تصرف و تغییر مثلہ کے ذیل میں آتا ہے کہ یہ تغییر خلق اللہ بھی ہے اور اس سے نہ صاحب عضو کی کوئی ضرورت وابستہ ہے اور نہ ہی منفعت اور یہ حکم زندہ اور مردہ دونوں کے لیے عام ہے۔

دوسری صورت کا شرعی حکم:

چوں کہ پیوند کاری کی اس صورت میں خود صاحب عضو ہی کی منفعت وابستہ ہے اس لیے نہ یہاں مثلہ ہے اور نہ اہانت اور نہ ہی ابتذال کہ یہاں تبادلہ کا تصور ہی نہیں۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

تیسری صورت کا شرعی حکم:

انسان کے اجزا و اعضاء کی پیوند کاری انسان کی توہین و تذلیل ہے۔ پیوند کاری انسان کی ایذا رسانی و خیانت ہے اور علاج معالجہ ایک امر مستحب ہے۔

پیوند کاری کے مراتب

پیوند کاری کے درج ذیل مراتب ہیں

مرتبہ ضرورت:

الضرورة بلوغه حدا ان لم يتناول الممنوع هلك او قارب وهذا يبيح تناول الحرام [٧]

ضرورت یہ ہے کہ انسان اس حد تک مجبور ہو جائے کہ اگر وہ کسی حرام و ممنوع شے کو نہ کھائے تو ہلاک یا قریب الہلاک ہو جائے یہ حالت حرام کے کھانے کو حلال کر دہی ہے۔

مرتبہ حاجت:

والحاجة كا لجائع الذي لم يجد ما يا كله لم يهلك غير انه يكون في جهد ومشقة وهذا لا يبيع الحرام ويبيح الفطر في الصوم[٨]

حاجت یہ ہے کہ انسان ایسی حالت میں ہو کہ وہ ممنوع و حرام چیز کو نہ کھائے تو وہ ہلاک یا قریب الہلاک نہ ہو مثلا شدید بھوکا آدمی اگر ایسے شے نہ پائے جسکو وہ کھائے تو وہ ہلاک نہ ہو لیکن اسے تکلیف و مشقت ہو تو اس صورت میں ممنوع اور حرام اشیاء کا استعمال جائز نہیں البتہ روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔

مرتبہ منفعت:

المنفعة كالذي يشتهي خبز البر ولحم الغنم والطعام الدسم [٩]

منفعت یہ ہے ایسا شخص ہو جو گندم کی روٹی، بکری کا گوشت اور چربی دار کھانے کی خواہش کرے۔

اس صورت میں ممنوع و حرام اشیاء کا استعمال ناجائز ہے۔

مرتبہ زینت :

والزينة كا لمشتهي بحلوى والسكر [١٠]

زینت یہ ہے کوئی شخص حلوی اور مٹھائی کا خواہشمند ہو۔

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

اس صورت میں بھی ممنوع وناجائز اشیاء کا استعمال کرنا جائز نہیں۔

مرتبہ فضول:

والفضول التوسع باكل الحرام والشبهة(١١)

وسعت کے لیے حرام اور مشتبہ چیزوں کے کھانے کا نام فضول ہے۔

اس صورت میں بھی حرام اور ممنوع اشیاء کا استعمال ناجائز ہے۔

احناف وشوافع کا مذہب

احناف کا مذہب:

ہمارے نزدیک اصل مذہب یہ ہے کہ انسان کے جسم میں دو قسم کے اعضاء ہوتے ہیں بعض وہ اعضاء ہوتے ہیں جن میں حیات نہیں ہوتی۔

مثال :

ناخن، دانت، ہڈی، بال اور بعض وہ اعضاء ہوتے ہیں جن میں حیات ہوتی ہے۔

مثال:

ناک، کان وغیرہ،

قسم اول کے اعضا جسم انسانی سے الگ ہونے کے بعد پاک رہتے ہیں مگر قسم ثانی کے اعضاء جسم سے الگ ہونے کے بعد نجس وناپاک ہو جاتے ہیں۔

شوافع کا مذہب:

امام شافعی رحمۃاللہ علیہ کے نزدیک زندہ آدمی کے جسم سے الگ کیا ہوا عضو فی نفسہ پاک ہے شوافع کے نزدیک معتمد یہی ہے کہ زندہ انسان کے جسم سے کاٹا ہوا عضو فی نفسہ پاک ہے۔

امام نووی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں

الاصيل أن ما الفصل من حي فهو نجس ويستثنى الشعر المجزوز من ماكول اللحم في

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

الحياة ويستثنى ايضا شعر الادمى والعضو المبان منه فهذه كلها طاهرة في المذهب.

ترجمہ وضابطہ یہ ہے کہ جو چیز زندہ سے جدا ہو جائے وہ پلید ہو جاتی ہے لیکن اس سے ان جانوروں کے کٹے ہوئے بال مستثنیٰ ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے زندگی میں اور اس سے آدمی کے بال بھی مستثنیٰ ہیں اور وہ عضو جو اس سے جدا کیا گیا ہو وہ بھی صحیح مذہب میں پاک ہے.

انسانی اعضاء کی پیوندکاری کے مجوزین کے دلائل:

جو حضرات انسانی اعضاء کی وصیت و پیوند کاری کے جواز کے قائل ہیں یہاں پر ان کے دلائل ذکر کر کے انکا جواب دیں گے تاکہ مسئلہ کے ہر دو پہلو واضح ہو جائیں۔

دلیل اول:-

جواز کے انسانی اعضاء کی وصیت و پیوند کاری کے کے قائل حضرات اپنے موقف پر صحیح مسلم" کی مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں

عن ابي هريرة ان رسول صلى الله عليه وسلم قال قال رجل لم يعمل حسنة قط لا هله اذا مات فحر قوه ثم اذ روا نصفه في البرو نصفه في البحر فو الله لئن قدر الله عليه از بنه عذا بالا يعذ به احدا من العالمين فلما مات الرجل فعلوا ما امر هم فامر الله البر مجمع ما فيه وامر البحر فمجمع ما فيه ثم قال لم فعلت هذا قال من خشيتك يارب وانت اعلم فغفر الله له(١٢)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے کوئی نیکی نہیں کی تھی جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا اس کو جلا دینا پھر اس کے نصف کو خشکی میں اڑا دینا اور نصف کو سمندر میں بہا دینا کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالی نے اس پر گرفت کی تو اس کو اتنا سخت عذاب دے گا کہ تمام جہانوں میں کوئی اس کو اتنا سخت عذاب نہیں دے سکتا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی وصیت کے مطابق کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات جمع کر دیئے اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات جمع کر دیئے۔ پھر فرمایا تم نے اس طرح کرنے کو کیوں کہا تھا؟ اس نے کہا اے میرے رب! تیرے ڈر کی وجہ سے اور تو زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

مجوزین حضرات اس حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ انسان اپنے مردہ جسم کے متعلق ایسی وصیت بھی کر سکتا ہے کہ اس کو جلا کر اس کی راکھ ہوا

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

میں اڑادی جائے۔اور دریاء میں بہادی جائے اگر ایسی صورت میں کوئی وصیت جائز نہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب اس وصیت کو بیان فرمایا تو اس کے ساتھ یہ بھی ضرور فرماتے۔کہ ایسی وصیت کسی حال میں کسی شخص کیلئے جائز نہیں۔غرضیکہ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کچھ نہ فرمانا ایسی وصیت کے جواز کی دلیل بنتی ہے۔جب انسان اپنے مردہ جسم کو جلانے میں تو دوسرے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں جبکہ اعضاء کی وصیت کا تو دوسرے لوگوں کو فائدہ ہے لہذا انسانی اعضاء کی وصیت ہبہ وعطیہ اور پیوند کاری جائز ہے۔

دلیل دوم:

انسانی اعضاء کی وصیت وہبہ اور پیوند کاری کے مجوزین حضرات اپنے موقف پر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کرتے ہیں۔

من تصدق بشئ من جسده اعطی بقدر ما تصدق [۱۳]

جس نے اپنے جسم سے کچھ صدقہ کیا اس کو اس کے بقدر اجر دیا جائے گا؟

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے اعضاء بطور ہبہ وعطیہ دینا جائز ہے بلکہ باعث اجر وثواب ہے جب ہبہ اور عطیہ انسانی اعضاء کو دیا جاسکتا ہے تو ان اعضاء کی وصیت بھی کی جاسکتی ہے۔

دلیل سوم:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (التوبة ۱۱۱ : ۹)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالی نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کیلئے جنت ہے

مجوزین حضرات اس آیت سے یوں استدلال تے ہیں کہ انسان اپنی جان کا مالک ہے تب ہی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جان کو جنت کے بدلے میں خریدا ہے اگر انسان اپنی جان کا مالک نہ ہوتا تو بیع وشرا کا معاملہ نہ ہو سکتا جب وہ اپنی جان کا مالک ہے۔تو وہ اپنی ملک میں تصرف کر سکتا ہے لہذا وہ اپنے اعضاء کے بارے میں وصیت کر سکتا ہے اپنے اعضاء کو ہبہ وعطیہ کے طور پر دے سکتا ہے۔

دلیل چہارم:

انسانی اعضاء کی وصیت ہبہ،اور پیوند کاری کے مجوزین ایک دلیل یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کا کوئی عضو کاٹ دے یا ضائع کر دے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

مثال :-

دانت توڑ دے یا آنکھ نکال دے، ہاتھ کاٹ دے یا کوئی شخص کسی دوسرے انسان کو خطاء قتل کر دے تو اس صورت میں دیت وتاوان لازم آتا ہے۔اور دیت کے متعلق قرآن وسنت میں واضح نصوص ہیں۔

فقہاء کرام کی کتب میں دیت سے متعلق مکمل ابواب باندھے گئے ہیں،انسانی جسم واعضاء کے ضائع کرنے کے عوض دیت کا لزوم اس بات کی دلیل یہ ہے۔

کہ انسان اپنے جسم واعضاء کا مالک ہے جب انسان۔اپنے جسم واعضاء کا مالک ہے تو جسم واعضاء اس کے مملوک ہوئے تو ہر شخص اپنی ملکیت میں تصرف کر سکتا ہے لہذا انسان اپنے اعضاء کو کسی بھی دوسرے شخص کو ہبہ وعطیہ کے طور پر دے سکتا ہے اپنے اعضاء کے بارے میں وصیت کر سکتا ہے۔انسان کو اپنے اعضاء میں تصرف یعنی ہبہ وعطیہ اور وصیت سے روکنا اسکو اسکی ملکیت میں تصرف سے روکنا ہے۔جو کہ سراسر ظلم وزیادتی ہے۔

دلیل پنجم:

انسانی اعضاء کی وصیت ہبہ وعطیہ اور پیوند کاری کے مجوزین اپنے موقف پر ھدایہ کی مندرجہ ذیل عبارت بھی بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

ان الاطراف یسلك بها مسلك الاموال فیجری فیها البذل بخلاف الانفس (۱۴)

اعضاء انسانی کو اموال کی جگہ رکھا جاتا ہے پس اس میں بذل ہو سکتا ہے خلاف نفس کے کہ اس میں بذل نہیں ہو سکتا ہے۔

مجوزین حضرات اس عبارت کو اپنے موقف پر یوں دلیل بناتے ہیں کہ اعضاء انسانی مال کے قائم مقام ہیں جس طرح مال میں بذل اور خرچ ہو سکتا ہے اسی طرح انسانی اعضاء میں بھی بذل اور خرچ ہو سکتا ہے.

یعنی جس طرح انسان تصرف کر سکتا ہے اعضاء میں بھی تصرف کر سکتا ہے جب وہ اعضاء میں تصرف کر سکتا ہے تو پھر اعضاء کی وصیت، ہبہ وعطیہ اور پیوند کاری بھی کر سکتا ہے لہذا انسانی اعضاء کی وصیت ہبہ وعطیہ اور پیوند کاری جائز ہے۔

دلیل ششم:-

انسانی اعضاء کی وصیت وپیوند کاری کے مجوزین اپنے موقف پر سب سے زیادہ جو دلیل پیش کرتے ہیں وہ فقہ کا مشہور ضابطہ "الضرورات تبیح

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
July 26, 2025

المحظورات" ہے کہ ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہے؟

قائلین جواز اس ضابطے سے یوں استدلال کرتے ہیں کہ مانا کہ انسان قابل تکریم ہے اس کے اعضاء واجزاء کا استعمال عام حالات میں ممنوع و حرام ہے لیکن جہاں ضرورت ہو وہاں انسانی اعضاء کا استعمال مباح ہے

مثلاً:-

کسی انسان کو گردے کی ضرورت ہے کسی کو آنکھ کی ضرورت ہے وغیرہ وغیرہ تو ان صورتوں میں انسانی اعضاء کی وصیت و پیوندکاری کی اجازت ہے. کیونکہ فقہی ضابطہ ہے۔

الضرورات تبیح المحظورات کہ ضرورتیں، ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں؟

لہذا انسانی اعضاء کی وصیت، ہبہ و عطیہ اور پیوند کاری جائز ہے۔

دلیل ہفتم:-

انسانی اعضاء کی وصیت اور پیوندکاری کے مجوزین اپنے موقف پر فتاوی عالمگیری کی مندرجہ ذیل عبارت بھی پیش کرتے ہیں۔

ولا باس بان یسقط اللہ دو الرجل بلبن المرأة ویشربه للدواء[۱۵]

اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ از راہ علاج آدمی کی ناک میں عورت کا دودھ ڈالا جائے،

مجوزین حضرات اس عبارت سے یوں استدلال کرتے ہیں کہ دودھ انسان کا جزء ہے اگر اسے بطور علاج استعمال کرنا جائز ہے تو دیگر اجزاء واعضاء انسانی کا علاج کے طور پر ستعمال کرنا کیونکر جائز نہیں؟

علامہ ابن عابدین شامی عورت کے دودھ اور دیگر اشیاء محرمہ کے ساتھ علاج عورت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وقیل یرخص اذا علم فیه الشفاء ولم یعلم دواء آخر کما رخص القمر للعطشان و علیه الفتوی[۱۶]

دودھ اور دیگر ایشاء محرمہ میں جب شفاء متعین ہو اور دوسری دوا موجود نہ ہو تو دودھ اور دیگر ایشاء محرمہ سے علاج کرنا جائز ہے جیسا کہ شدید پیاس کے وقت شراب کا پینا جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

علامہ شامی کی عبارت سے معلوم ہوا کہ دودھ اور دیگر ایشاء محرمہ کو بوقت ضرورت علاج کیلئے استعمال کرنا جائز ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے

قائلین عدم جواز کے دلائل اوران کے جوابات

پہلی دلیل :

کسی مریض کو کوئی صحت منداور تندرست شخص اپنا گردہ عطیہ کرے یہ مولاناغلام رسول کی نظر میں حرام قطعی ہے وہ یہ آیت پیش کرتے ہیں

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَاؕ-لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِؕ
اے لوگو اپنے آپ کو اللہ کی بنائی ہوئی اس خلقت پر قائم رکھو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔(الروم ۳۰: ۳۰)

اس آیہ مبارک سے اعضاء کی پیوند کاری کی حرمت حرمت پر استدلال کرتے ہوئے مولانا فرماتے ہیں جس خلقت اور جس ھیئت پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو صحیح اور سالم اور تمام جسمانی نقائص اور عیوب سے خالی پیدا کیا ہے وہ ہی فطرت ہے اس کے بعد فرمایا لا تبدیل لخلق اللہ یعنی اللہ کی خلقت اور بناوٹ میں کوئی تبدیل نہیں ہے یہ صورۃ خبر ہے اور معنا نہیں ہے۔

جواب :

مولاناغلام رسول سعیدی کے اس دلیل میں آیت مبارکہ کی جو یہ تفسیر فرمائی ہے کہ اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر اللہ تعالی کی خلقت میں تبدیلی اور تغیر نہ کرو یہ ان کی من گھڑت تفسیر ہے۔

خالص تفسیر بالرائے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی رائے سے قرآن مجید میں کوئی بات کہی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے[۱۷]

حقیقی تفسیر :

i. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مفسر صحابی جن کالقب ہی رئیس المفسرین ہے وہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

(فطرة الله) دين الله (التي فطر الناس عليها) التي خلق الناس عليها في بطون امهاتهم ويقال اتبع يوم. الميثاق (ولا تبديل لخلق الله) لا تبديل لدين الله [۱۸]

ترجمہ : فطرۃ اللہ یعنی اللہ کا دین فطر الناس علیھا یعنی وہ جس پر اللہ تعالی نے لوگوں کو ان کی ماؤں کی پیٹوں میں پیدا کیا اور کہا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

گیا کہ یوم میثاق کا اتباع کرو لا تبدیل تعلق یعنی اللہ کے دین میں کوئی تبدیلی نہیں۔

ii. امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

قال بعض المفسرين هذه تسلية للنبي عن الحزن حيث لم يؤمن قومه فقال هم خلقو الشقاوة ومن كتب شقيا لا يسعد [19]

بعض مفسرین نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے ایمان نہ لانے پر غمزدہ ہوئے توان کی تسلی کے لیے اللہ نے فرمایا لا تبديل الخلق الله کہ یہ پیدا ہی شقاوت کے لیے کیے گئے ہیں۔ اور جس کے لیے لیے شقاوت لکھ دی جائے وہ سعید اور نیک بخت نہیں ہو سکتا۔

iii. اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیۃ مبارکہ کا یوں ترجمہ فرماتے ہیں۔

اللہ کی ڈالی ہوئی بناء جس پر لوگوں کو پیدا کیا اللہ کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلنا.

اسکی تفسیر کرتے ہوئے صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فطرت سے مراد دین اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا جیسا کہ حدیث میں ہے۔

ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے لہذا دین الہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالی نے خلق کو پیدا کیا ہے۔[20]

دوسری دلیل :

جسم کے اعضاء نکلوانے کے حرام ہونے پر دوسری دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے۔

وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِؕ-وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا (النساء۴:۱۱۹)

ترجمہ: اور مجھے قسم ہے ضرور میں ان کو گمراہ کردونگا اور میں ضرور ان کے دلوں میں (جھوٹی) آرزوئیں ڈالونگا اور میں ضرور ان کو حکم دونگا تو وہ ضرور مویشوں کے کان چھید ڈالیں گے اور میں ان کو ضرور حکم دونگا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو تبدیل کریں گے اور جس نے اللہ کی بجائے شیطان کو اپنا مطاع بنالیا تو وہ کھلے ہوئے نقصان میں۔ مبتلا ہو گیا۔

جواب: اول

ہمارا بھی یہی موقف ہے کہ کسی مریض کو اپنے گردے دے کر اسکی مدد کرنا اور اسکی مشکل آسان کرنا یہ حدیث بلکہ قرآن سے ثابت ہے کیونکہ اللہ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

ایسے لوگوں کی تعریف فرمارہاہے جواپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ ان کو اس کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ارشادرب العزت ہے۔

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

ترجمہ: اپنی جانوں پر انکو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو(حشر ۹:۵۹)

جبکہ حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

کہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی تکلیف دور کرے گا۔

جواب ثانی :

حقیقت میں جواب یہ ہے کہ گردے وغیرہ کے عطیہ کا مسئلہ اس آیہ مبارکہ کے حکم میں سرے سے داخل ہی نہیں کیونکہ تمام مفسرین کرام نے اس آیہ مبارکہ میں تغیر خلق سے دین اسلام کا تبدیل کرنا ہے مراد لیا ہے جسموں کو گدوانا یا مخنث اور ہجڑا بنانا مراد لیا ہے یہاں کسی مفسر نے گردے کا کہیں کوئی ذکر نہیں فرمایا اگر اس مسئلہ کو جسموں کو گدوانے یا مخنث بننے پر قیاس کر کے اس آیت کے حکم میں اسکو شامل کیا جائے تو یہ قیاس درست نہیں ہوگا۔

حرمت کی تیسری دلیل :

مولانا غلام رسول فرماتے ہیں۔ تغیر خلق اللہ کے حرام ہونے کے متعلق یہ حدیث ہے علقمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی۔اللہ عنہ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو اپنے جسم کو گدواتی ہیں اپنے بال اکھیڑتی ہیں اور خوبصورتی کے لیے اپنے دانتوں کے درمیان جھریاں کرواتی ہیں اور اللہ کی تخلیق کو بدلتی ہیں ام یعقوب نے کہا کہ آپ ان پر کیوں لعنت کرتے ہیں حضرت ابن مسعود نے کہا میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر رسول نے لعنت کی ہے۔اور اللہ کی کتاب میں ان پر لعنت ہے اس عورت نے کہا میں نے تو پورا قرآن پڑھا ہے مجھے اس میں یہ آیت نہیں ملی حضرت ابن مسعود نے فرمایا اگر تم قرآن پڑھتیں تو تم کو یہ آیت مل جاتی کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی۔

وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ-وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ

اور رسول تم کو جو احکام دیں وہ لے لو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں اس سے رک جاؤ۔(الحشر ۵۹:۷)

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: July 26, 2025

چوتھی دلیل :

مولانا غلام رسول فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت سے بالوں میں دوسری عورت کے بالوں کا پیوند لگانے والی اور اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بالوں کا پیوند لگانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔

جواب :

اس حدیث مبارک سے اعضاء کی پیوند کاری کے عدم جواز پر استدلال درست نہیں کیونکہ اللہ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو بال اکھڑواتی ہیں دانتوں کے درمیان جھریاں کرواتی ہیں اور اللہ کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔

ہمارے اس جواب کی تائید اس حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے

و عن ابن عباس لعنت الواصلة والمستوصلة والنامصة والمتنمصة والواشمة والمستوشمة من غير دا ء [۲۱]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لعنت کی گئی بالوں میں پیوند لگانے والیوں پر لگوانے والیوں پر بال اکھڑنے والیوں پر اور اکھڑوانے والیوں پر گودنے اور گودوانے والیوں پر بغیر کسی بیماری کے۔

خلاصہ بحث

(i) کسی دھات وغیرہ سے مصنوعی عضو تیار کر کے جسم انسانی میں اسکی پیوند کاری جائز ہے

(ii) غیر نجس العین جانور کے اعضاء بعد ذبح شرعی کاٹ کر انسانی جسم میں ان کی پیوند کاری جائز ہے۔

(iii) مردار جانور کی صرف خشک ہڈی اس کام کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے تر نہیں۔

(iv) ایک انسان کا کوئی عضو خود اسی کے بدن میں کسی اور جگہ جوڑنا درست ہے عام ازیں کہ اس نے اسے کاٹنے کی اجازت دی ہو یا نہ دی ہو۔

اعضاء کی پیوند کاری کا موضوع اسلامی فقہ اور جدید طب کے باہمی تعلق کی ایک نہایت نازک اور دقیق مثال ہے۔ اس تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی شریعت میں اس مسئلے پر مختلف آراء پائی جاتی ہیں، جن کا انحصار قرآن و سنت، اصولِ فقہ، اور اخلاقی اصولوں پر ہے۔ ایک طرف کچھ علماء کرام

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
July 26, 2025

انسانی جسم کو ایک مقدس امانت قرار دیتے ہوئے اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کو "تغییر خلق اللہ" کے تحت ناجائز سمجھتے ہیں، تو دوسری طرف بعض فقہی اصول ــــ جیسے الضرورات تبیح المحظورات (ضرورت ممنوعات کو جائز بنا دیتی ہے)، رفع الحرج (تکلیف کا ازالہ)، اور مصلحت عامہ (عوامی مفاد) ــــ کی روشنی میں اعضا کی پیوند کاری کو مخصوص شرائط کے ساتھ جائز قرار دیتے ہیں۔ اس تناظر میں، اگر عضو کی پیوند کاری کسی مریض کی زندگی بچانے یا شدید تکلیف دور کرنے کے لیے ہو، اور اس میں کسی قسم کی تجارتی نیت یا انسانی وقار کی پامالی نہ ہو، تو یہ فقہی اصول اس عمل کو شرعاً جائز قرار دیتے ہیں۔

تحقیق کے دوران یہ بھی سامنے آیا کہ فقہی مکاتبِ فکر کے درمیان اختلاف زیادہ تر تفصیلات اور اصولوں کی تطبیق پر ہے، نہ کہ بنیادی اخلاقی اصولوں پر۔ بعض فقہا جواز کے قائل ہیں مگر مشروط طور پر، جیسے کہ عطیہ دہندہ کی رضامندی، تجارتی عنصر کا عدم وجود، طبّی ضرورت کی شدت، اور دیگر ممکنہ متبادل طریقوں کی عدم دستیابی۔ اس کے برعکس، عدم جواز کے قائلین زیادہ تر انسانی جسم کی حرمت اور بعد از موت عزت کے اصول کو بنیاد بناتے ہیں۔ اگرچہ دونوں موقفات کے اپنے مضبوط دلائل ہیں، تاہم موجودہ طبّی اور سماجی تناظر میں فقہی اجتہاد اور اجتماعی فتاویٰ کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اعضا کی پیوند کاری بذاتِ خود حرام یا ممنوع نہیں، بلکہ اس کا حکم حالات، نیت، اور ضرورت کے مطابق بدلتا ہے۔ یہ تحقیق اہلِ علم، طبّی ماہرین اور اسلامی معاشروں کو ایک ایسا علمی و فکری مواد فراہم کرتی ہے جو انہیں اس نازک معاملے میں شرعی رہنمائی حاصل کرنے اور ایک متوازن پالیسی تشکیل دینے میں مدد دے سکتا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Published:
July 26, 2025

حوالہ جات مع ماخذو مراجع

(1)حکیم اجمل خان، حاذق، صفحہ 230، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز موری گیٹ لاہور۔

(2) حکیم اجمل خان، حاذق، صفحہ 234-233، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز موری گیٹ لاہور۔

(3)زیلعی، محمد عبداللہ یوسف، نصب الرایۃ، ج۵ ص37 نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔

سجستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد جلد/4 /صفحہ 317 دارالکتب العلمیہ بیروت —

(4)کاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع، ج/5/ص198/دیال سنگھ لائبریری سرکلر روڈ لاہور۔

(5)تبریزی، امام ولی الدین، مشکوۃ المصابیح، باب الخاتم ص۳۷۹ دارارقم بیروت۔

(6)عالمگیری، ملانظام الدین، فتاوی عالمگیری، ج/4 صفحہ 145 مطبوعہ کبری امیر یہ بولاق مصر-

(7)حموی، سید احمد بن محمد، حاشیہ حموی علی الاشباہ والنظائر، ج1 ص119 ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی

(8)حموی، سید احمد بن محمد، حاشیہ حموی علی الاشباہ والنظائر ج/صفحہ ۱۱۹ ،ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی.

(9)ایضا

(10)ایضا

(11)ایضا

(12)، قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، ج2 ص۳۵۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(13)سیوطی، علامہ جلال الدین، جامع الصغیر، ج/2/صفحہ 522 مطبوعہ بیروت .

(14)مرغینانی، علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر، ہدایہ ج/3/ص۲۰۴ مکتبہ امدادیہ ملتان

(15)عالمگیری، ملانظام الدین، فتاوی عالمگیری، ج/4 صفحہ ۱۱۲ مطبوعہ کبری امیر یہ بولاق مصر

(16)شامی، علامہ ابن عابدین، ردالمختار ج/4/صد390/ مطبوع مکتبہ حنفیہ کوئٹہ۔

(17)سعیدی، علامہ غلام رسول، تبیان القرآن، ج/9/صفحہ ۱۶۹ فرید بک سٹال لاہور-

ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی، سنن ترمذی، رقم الحدیث ۲۵۹۱ مطبوعہ دارالفکر بیروت

(18)فیروزآبادی، محمد بن یعقوب، تفسیر ابن عباس، ص25 تاج کتب خانہ سکندری روڈ مردان-

(19)رازی، امام فخر الدین، تفسیر الکبیر، ج/25/صفحہ 105 /مکتبۃ الاعلام الاسلامیہ طہران-

(20)مرادآبادی، سید محمد نعیم الدین، صفحہ ۷۳۳ ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور

(21)سجستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، باب. فی حلقتہ الشعر دارالکتب العلمیہ بیروت۔

CC BY